



سوال

(4) صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس نصیحت کے ذریعے ان بعض منکر امور کے سلسلہ میں تنبیہ کرنا مقصود ہے جن میں بہت سے لوگ ازراہ جہالت مبتلا ہو چکے ہیں اور خواہشات نفس کا پجاری بنانے کے لئے شیطان ان کے افکار اور عقولوں سے کھیل رہا ہے۔

ان امور میں سے ایک یہ بھی ہے۔۔۔ جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر پہنچی ہے۔۔۔ کہ بعض لوگ دوسروں کو اپنی عبادت کی دعوت دیتے ہیں اور کئی ایسے امور کے مدعی ہیں جن سے عوام اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انہیں بھی اس کائنات میں تصرف حاصل ہے لہذا انہیں نفع و نقصان کے لئے پکارا جاسکتا ہے۔ حالانکہ جو شخص اپنی عبادت کی لوگوں کو دعوت دے وہ فرعون اور اس جیسے دیگر بڑے بڑے مجرموں اور کافروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ عبادت کی مستحق صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات گرامی ہے ملپے کمال قدرت و علم اور مخلوق سے بے نیازی کے باعث صرف اسی کو عبادت کا استحقاق حاصل ہے اور اس کے سوا کوئی اور مستحق عبادت نہیں، چنانچہ اسی مقصد کی خاطر انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور کتابوں کو نازل کیا گیا اور اسی کی خاطر جہاد کا بازار گرم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝۱ ... سورة الذاریات

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں“

نیز فرمایا:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَنفَعُهُمْ ذَلَّ عَلَيْهِمْ إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ غٰفِلُونَ ۝ وَإِذْ أَخْبَرْنَا نِسَانَ كَانُوا آفَكًا لَا يَعْلَمُونَ ۝۱ ... سورة الاحقاف

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو، ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔“

مزید فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُظْلَعُ الْكَافِرُونَ ... سورة المؤمنون ۱۱۷

”اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ یقیناً کافر لوگ نجات سے محروم ہوں گے۔“

اور فرمایا:

وَلَا تَدْرُغْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْتَفِعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ ۱۰۶ ... سورة بقرہ

”اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہارے کچھ بگاڑ سکے، اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔“

اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونِ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ... ۴۸ ... سورة النساء

”اللہ اس گناہ کو نہیں بخشتے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے، اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔“

اور فرمایا:

إِنَّ الشِّرْكَ نَظْمٌ عَظِيمٌ ۱۳ ... سورة لقمان

”شُرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔“

اور فرمایا:

وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْيَهُ النَّارُ وَالظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۷۲ ... سورة المائدة

”مسیح نے یہود سے یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ یقیناً مانو جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

ارشاد گرامی ہے:

اتَّخَذُوا أَعْبَادَهُمْ وَرُبَمَا يَشْتَمُونَ أَرْبَابَهُمْ بِمَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَاللَّهُ وَالصَّحِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا اللَّهُ لَا يُؤْتِيهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۳۱ ... سورة التوبة

”انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔“

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَٰۤاِلٰهَآءَ ۚ ۲۳ ... سورة الإسراء

”اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔“

پس ان اور ان جیسی دیگر آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ مثلاً انبیاء، اولیاء اصنام، اشجار اور احجار کی عبادت، اللہ عزوجل کے ساتھ شرک اور اس کی اس توحید کے منافی ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا اور اس کے بیان کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث اور اپنی کتابوں نازل فرمایا اور یہی معنی ہیں ”لا الہ الا اللہ“ کے یعنی اللہ کے سوا کوئی اور معبود حقیقی نہیں ہے۔ یہ کلمہ غیر اللہ کی عبادت کی نفی کر کے، اسے اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَيُّ وَقَدْ خَلَقَ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ فَاُولٰٓئِكَ ... ۱۲ ... سورة الحج

”یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔“

یہی دین کی اصل اور ملت کی اساس ہے اور اگر یہ اصل و اساس صحیح ہوگی تو عبادت صحیح ہوں گی جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ اَوْحٰى اِلَيْكَ وَاٰلِىٓ ذٰلِكَ مِنْ قَبْلِكَ لَنْ اَشْرَكَتَ لِيَجْزِيَ عَمَلُكَ وَلِتَسْوِئَنَ مِنَ الْيَوْمِ ۙ ۱۰ ... سورة الزمر

”اور (اے محمد! ﷺ) آپ کی طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔“

اور فرمایا:

وَلَوْ اَشْرَكَوا لَحِطَّ عَلٰىمَآءِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۙ ۸۸ ... سورة الانعام

”اور اگر وہ (سابقہ انبیاء) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہو جاتے۔“

اس امر عظیم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا تاکہ توحید کو بیان کیا جائے، اس کی دعوت دی جائے اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوْا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الصُّمُوْمَ ۙ ۳۶ ... سورة النحل

”اور ہم نے ہر امت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔“

نیز فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوهِى إِلَيْهِ أَنْ يَدْعُوا لِلدِّينِ إِلَّا تَنَا فَاعْبُدُون **۲۵** ... سورة الأتبياء

”اور جو پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کرو۔“

اللہ عزوجل کا ایک اور ارشاد:

الرکبب أُنحِتْ، اِيْتِهْ قُمْ فَضَلْتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ فَحِيمٍ **۱** أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّهُ لَكُم مِّنْ دُونِهِ رَبٌّ **۲** ... سورة هود

”یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم و خیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔“

مزید فرمایا:

بِإِذْخَالِ النَّاسِ وَالنَّذْرِ وَإِذْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَلْبَسَ لَهُ عِظًا **۵۲** ... سورة ابراهيم

”یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔“

اس مضموم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”یہ کہ کسی کو اللہ کا ”ند“ بناو حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ ”ند“ کے معنی نظیر و شیل کے ہیں تو جو شخص بھی غیر اللہ کو پرکارے یا غیر اللہ کی عبادت کرے یا اس سے فریاد کرے یا اس کے لئے نذر مانے یا اس کے لئے ذبح کرے یا اس کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت کرے تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، فرشتہ ہو یا جن، بت ہو یا کوئی اور چیز! کیونکہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے لئے خاص ہے، کوئی اور اس کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہے۔“

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جلتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا ”اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ شریک نہ کرے، وہ اسے عذاب نہ دے۔“

اللہ تعالیٰ نے اسی امر عظیم کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا یعنی یہ کہ اس کی توحید کا اقرار کریں، صرف اسی کو مستحق عبادت سمجھیں اور اس کے شرکاء، نظراء اور انداد کو ترک کر دیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا کوئی رب نہیں، جو شخص لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے یا لیکے کہ وہ مستحق عبادت ہے تو وہ کافر ہے۔ واجب ہے کہ اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے، اگر توبہ کرے تو فرست ورنہ مسلمان حاکم کے لئے واجب ہے کہ ایسے شخص کو قتل کر دے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”جو شخص سہلپنے دین کو بدل دے، اسے قتل کر دو۔“ (بخاری)

یہ بھی واضح گمراہی اور بہت بڑی جمالت کی بات ہے کہ غیب کی خبریں دینے کے سلسلہ میں کابنوں، پروہتوں، رامیوں، نجومیوں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کی تصدیق کی جائے۔ یہ بہت منکر کام اور کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ (صحیح مسلم)



حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان پانچ چیزوں

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (لقمان ۳۱/۳۲) کے سوانہی کریم ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، انہیں مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ ان پانچ چیزوں میں سے کسی کو جانتا ہے تو وہ قرآن کے ساتھ کفر کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے قرآن مجید کی مخالفت کی ہے، ہاں البتہ انبیاء کرام علیہم السلام غیب کی ایسی بہت سی باتوں کو ضرور جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کرا دی ہیں۔ ایمان بالغیب، ایمان کا رکن ہے اور سچے مومنوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور علم غیب کا دعویٰ کرنا اور امور غیب کی خبر دینا ان کا ہنوں کی صفت ہے جو ہدایت سے محروم ہیں نیز یہ ان دجال، شمشبہ باز اور نوجومیوں کا دعویٰ ہے جو خود بھی صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں اور جاہل مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يُعْلِمُهَا إِلَّا هُوَ ... سورة الانعام ۵۹

”اور اسی کے پاس غیب کی کھجیاں ہیں، جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غیب کی چابیاں پانچ ہیں“ اور پھر آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی :

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِّلُ الْغَيْثَ ... سورة لقمان ۳۴

”صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی منہ برساتا ہے۔“

طلباء علم پر واجب ہے کہ اس بات میں لوگ جس زبردست غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں اس پر انہیں تنبیہ کریں کیونکہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان سے باز پرس ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

لَا يَتَّبِعُهُمُ الزَّبَّانُونَ وَالْأَجَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمُ وَالْكَافِرِينَ لَمَّا كَانُوا يَصْنَعُونَ ... سورة المائدة ۶۳

”بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔“

اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ سیدوں (بنی ہاشم) کے سارے گناہ معاف ہیں خواہ وہ کوئی بھی عمل کریں، یہ حد درجہ جہالت و ضلالت کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ حسب و نسب کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کے اوامر کی اطاعت کون بجالتا اور اس کے نواہی سے اجتناب کون کرتا ہے؟ تقویٰ کس میں ہے اور اس کی معصیتوں اور نافرمانیوں سے کون دور ہے؟ حسب و نسب کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا، فرمان باری تعالیٰ یہ ہے :

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ... سورة الحجرات ۱۳

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے“ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے ”خبردار! آگاہ رہو کہ جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ صبح ہو جائے تو سارا جسم صبح ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو وہ ٹکڑا دل ہے۔“ دیکھنے والے بوطالب، رسول اللہ ﷺ کا حقیقی بچا تھا مگر رسول اللہ ﷺ سے یہ قرابت اور حسب و نسب کی بلندی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی کہ بوطالب کلمہ پڑھ لے تاکہ آپ دربار الہی میں اس کی سفارش کر سکیں لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کے بارے میں ازل میں یہ لکھ دیا تھا کہ وہ اپنے



آباواجداد کے دین پر فوت ہوگا اور وہ دین، شرک اور بت پرستی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کرنے سے بھی منع فرمادیا:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلشَّرْكِينَ وَأُولَئِكَ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ... سورة التوبة ۱۱۳

”نبی (ﷺ) اور مومنوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لئے اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں، بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرک، مومنوں اور نبی (ﷺ) کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگر وہ کسی کو ہدایت نہ دینا چاہے تو نبی بھی اسے ہدایت دینے کا اختیار نہیں رکھتا

إِنَّمَا لِلَّهِ هُدًى مَّن يَشَاءُ ... ۵۱ ... سورة القصص

”اے محمد! (ﷺ) آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔“

اسی طرح ابولسب بھی نبی (ﷺ) کا چچا تھا، اس کا بھی کفر پر خاتمہ ہوا اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل سورت نازل فرمادی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا، یعنی:

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۱ ... سورة المد

”ابولسب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔“

حقیقی معیار یہ ہے کہ قوی، عملی اور اعتقادی طور پر قرآن کریم اور سنت مطہرہ کی پیروی کی جائے، باقی رہے حسب و نسب تو یہ کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا ہے ”جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا، حسب و نسب اسے آگے نہ لے جاسکے گا۔“ نیز آپ نے فرمایا ”اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ کے دربار میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔“ اسی طرح آپ نے اپنے چچا عباس، پھوپھی صفیہ اور نخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی فرمایا۔ اگر حسب و نسب کی بلندی کسی کے کام آسکتی تو ان لوگوں کے ضرور کام آتی۔

صدما عندي والله اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 76

محدث فتویٰ